بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۵ اخاء ۱۳۵۷ہش ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۳۵

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ایمان اور کفر کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والی چیز نماز ہے

یہ سب بُری باتوں سے انسان کو روک دیتی ہے اور اسے خُدا کا قُرب عطا کر دیتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ (العنکبوت: ۴۶)

ترجمہ:۔ نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کرو یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ (تعالیٰ) کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (مسلم)

ترجمہ:۔ انسان کے ایمان اور شرک و کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑنا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جُدائی کے وقت درد اور رقّت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور (اس لئے) کرتا ہے کہ اس کو لقاء اور وصال (حاصل) ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا... پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔ نماز کیا ہے؟ ایک دعا ہے جو درد، سوزش اور رقّت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جائیں، اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالتِ دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا....

نماز بڑے بھاری درجے کی دعا ہے مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے ... ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب، خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں... سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۶ تا صفحہ ۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور تا دیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم قاضی شوکت محمود صاحب جو کہ حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں عرصہ سے بہت بیمار چلے آتے ہیں یہاں علاج معالجہ سے آرام نہ آنے پر آپ بغرض علاج امریکہ تشریف لے گئے ہیں لیکن وہاں سے بھی صحت کے متعلق تسلی بخش اطلاعات نہیں مل رہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عزیزم مرزا منیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کیلئے دُعائے خاص کی تحریک

(حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

عزیزم مرزا منیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) آجکل پھر بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں اور لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ کئی بار ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے۔ کمزوری اور گھبراہٹ بہت ہے۔

میں جملہ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ خاص توجہ، التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ ہمارا شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل و رحم سے عزیز منیر احمد کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت اور خیر و برکت کے ساتھ انہیں دراز عمر عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: مسعود احمد ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۱۵ اخاء ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہؓ کے نمونہ کا اِحیاء اور ہمارا فرض

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بلند مرتبہ و مقام پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ ہم نے واضح کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صحابہ کرامؓ کی قربانیاں کبھی فراموش نہ کرنے کی تلقین فرما کر فی الاصل انہیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی اپنے اندر اخلاص و وفا اور خدمت و فدائیت کا وہی جذبہ پیدا کریں جو صحابہ کرامؓ کا طرۂ امتیاز تھا۔ اگر وہ صحابہؓ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر رضاء الٰہی کو اپنی مرضی پر مقدم کرلیں گے تو وہ بھی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے مصداق قرار پائیں گے اور اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کا وعدہ ان کے حق میں بھی پورا ہوتا چلا جائے گا۔

دراصل بعد میں مسلمانوں پر ادبار اس لئے آیا کہ وہ دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کو فراموش کرکے اُن کے نقش قدم پر چلنا ترک کر دیا۔ ان کے دوبارہ اُبھرنے اور غالب آنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا کے پیچھے بھاگنے کی بجائے صحابہ کرامؓ کی طرح اُس سے مُنہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف منقطع ہو جائیں اور اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کو لازم پکڑ کر دنیا میں دین کی سربلندی کے لئے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کی اسی طرح قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں جس طرح کہ صحابہؓ میں یہ جذبہ اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپؐ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اس لئے آپؑ نے اپنے متبعین کو بار بار یہی نصیحت فرمائی کہ وہ صحابہؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہی للّٰہیت، وہی خشیت، وہی تقویٰ، وہی محبت، وہی فدائیت، وہی نفس کی پاکیزگی، وہی اخلاقِ فاضلہ اور ان سب کا نچوڑ وہی روحانیت اپنے اندر پیدا کریں جو صحابہؓ کا طرۂ امتیاز تھی تاکہ وہ نہ صرف خود اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہوں اور ان کی عاقبت محمود ہو بلکہ روحانیت کی پیاسی اور حق کی متلاشی دنیا کو حق و صداقت سے بہرہ اندوز کرنے اور خود اپنی ہی طرح دوسروں کی بھی کایا پلٹنے کا موجب بنیں۔ چنانچہ آپؑ نے بار بار اپنے متبعین کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہؓ کے بن جائے تا وہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور دنیا کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ٹھہرے۔ مثال کے طور پر آپؑ نے ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ نہیں کہ مسیحؑ کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے ...... اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا تو یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہؓ کے بن جائے ...... یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں کہ دولت اور دنیا داری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہیئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو۔ وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے۔ ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے۔ بیعت کے معنے ہیں اپنی جان کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی کو وقف کر چکا تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے؟ ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے، وہ تو کل بھی گیا اور آج بھی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے جو ایمان کو درست کرنا چاہتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے کہ بعض مرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے [illegible]

سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کے سوا بات نہیں بن سکتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

پھر اسی طرح ایک اور موقع پر صحابہ کرامؓ کے نمونہ کو اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں صحابہؓ کا نمونہ اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں ..... صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے ..... صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ یعنی بعض اُن میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جُھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں .....

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہیئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اس کی تمام لذّات سے افضل اور بالا تر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۲، ۸۳)

ساتھ ہی آپؑ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ جو لوگ صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیتے ہیں اور ہر دم رضائے الٰہی کے حصول میں کوشاں رہتے اور اس کی خاطر مشکلات و مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں وہ کبھی خسارہ میں نہیں رہتے۔ خدا تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت دونوں میں اپنے عظیم الشان انعاموں سے نوازتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو کہ دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے۔ وہ خود ان کا تکفّل فرماتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بویا گیا جو صحابہؓ میں بویا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا۔ ایسے شخص پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ اس امر کو خوب یاد رکھو کہ اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا اور مضبوط تعلق ہو جاوے تو پھر کسی کی دشمنی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے ...... اللہ تعالیٰ ہر شخص پر وہی انعام کر سکتا ہے جو اُس نے اپنے برگزیدہ بندوں پر کئے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس قسم کا دل اور اخلاص لے کر اس کے حضور آؤ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۴، ۸۵)

درخواست دعا

عزیزم سید عبدالحی صاحب شاہد ایم۔ اے واقفِ زندگی کے گردہ کا اپریشن سی۔ ایم ایچ راولپنڈی میں عنقریب ہونے والا ہے۔ اپریشن بریگیڈیئر ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کریں گے احبابِ جماعت سے اپریشن کی کامیابی اور سید عبدالحی صاحب کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (خواجہ محمد عبداللہ میر خواجہ جنرل سٹور۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء و صلحاء علیہم السلام کی کڑی آزمائش

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ۔ ربوہ

انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہوتے ہیں ۔ پھر ان پر مصائب اور تکالیف کیوں آتے ہیں ۔ وہ مبتلائے آلام کیوں ہوتے ہیں ۔ خاتم الانبیاء سراج مرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی تخلیق کا مقصود تھے وہ عالم تکوین کی علت غائی تھے ۔ وہ خدا تعالیٰ کی حمیت کے مظہر اتم تھے لیکن مکہ کی گلیوں میں آپ کے سر مبارک پر دشمن خاک پھینکتے ۔ وہ خانہ کعبہ کے سایہ میں خدائے قدوس کے حضور سربسجود ہوتے تو عقبہ نے اونٹنی کی بچہ دانی آپ کی پشت پر رکھ دی ۔ وہ حبیب کبریا تھے ۔

لولاک لما خلقت الافلاک

کے مصداق تھے لیکن وطن سے بے وطن ہوئے ۔ اُحد کے میدان میں دندان مبارک شہید اور رخسار مبارک لہولہان ہوئے ۔

خدا کے بندے اور مریم کے بیٹے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو تختہ دار پر دشمنوں نے لٹکایا ۔ ہاتھوں میں کیلیں ٹھونکے گئے اور جب زخموں سے نڈھال خدا کے بندے نے پانی مانگا تو آپ کے منہ میں سرکہ کا اسفنج نچوڑا گیا ۔ ان کے سر پر کانٹوں کا تاج پہنایا گیا ۔

ذات احدیت کی اس میں کیا حکمت ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیاروں کو کڑی آزمائش میں ڈالتا ہے ۔ دشمنوں کو ان پر ہنسی اور ٹھٹھہ کا موقعہ ملتا ہے

ان کی مخالفت کی وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ وہ انبیاء دنیا کو راہ راست پر لانے کے لئے خدا کی منشی کا اعلان کرتے ہیں ۔ وہ بھٹکی ہوئی مخلوق کو آستانہ الوہیت پر لانے کے لئے ندا بلند کرتے ہیں ۔ اہل باطل اس آواز اور منشی کو پسند نہیں کرتے ۔ وہ اپنی روش ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے اور کم فہمی کی وجہ سے طاقت سے اس آسمانی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ انبیاء علیہم السلام ان کی ہمدردی اور غمخواری میں اپنی جان گداز کرتے ہیں اور دوسروں کو نصیحت و تلقین کرنے کے ذریعے ہیں گویا کیفیت یہ ہوتی ہے :۔

"جانم گداخت گرد غم جانت اے عزیز
ویں ہاتھہ ترکنم بگمان تو کافرم"

کہ اے پیارے میں اپنی جان کو تیری جان کے غم میں ہلاک کر رہا ہوں اور عجیب تماشہ ہے کہ پھر بھی میں تیرے خیال میں کافر ہوں ۔

لیکن یہ تکلیف خدا کی طرف سے سزا نہیں ہوتی جو ان کے یا ان کی امت کے گناہوں کی وجہ سے ان کو دی جاتی ہے بلکہ آزمائش اور امتحان ہوتا ہے جو قرب خداوندی میں الفین بڑھانے کے لئے اور درجات عشق میں جرأت مندانہ اقدام عطا کرنے کے لئے آتا ہے ۔ مامور زمانہ فرماتے ہیں :۔

"کبھی کبھی صادقوں پر بھی بلا آتی ہے ۔ دوسرے لوگ اسے بلا سمجھتے ہیں ۔ درحقیقت وہ بلا نہیں ہوتی وہ ایلام بر رنگ انعام ہوتا ہے ۔ اس سے خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق بڑھتا اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۷۲)

اسلام اس تصور کا قائل نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو خدا سزا دیتا ہے کہ ان کی امت کے گناہوں کو اٹھاتے ہیں یا یہ کہ ان کو سزا دینے سے امت کی نجات ہوتی ہے ۔ امت کی نجات کا نسخہ آنحضرت نے زبان کو ضبط میں رکھنا ، گناہوں کو آنسوؤں سے دھونا بیان فرمایا ہے (ترمذی ابواب الزہد)

مصائب اور تکالیف انبیاء اور صلحاء کی آزمائش ہے نہ کہ خدا کی طرف سے سزا ۔ وہ رحیم و کریم فرماتا ہے

"لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ" (فاطر : ۱)

کہ کسی کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ جرم کوئی کرے اور مکافات عمل کے چکر میں گھسیٹا کسی اور کو جائے ۔

ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضرت سعد نے پوچھا یا رسول اللہ ! "ای الناس اشد بلاءً ؟" لوگوں میں سب سے کڑی آزمائش کس پر آتی ہے ؟ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"الانبیاء ثم الامثل فالامثل"

کہ سب سے کڑی آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد ان کی جو خدا کے زیادہ قریب ہوں ۔ پھر ان کی جو ان کے بعد خدا کے قریب ہوں ۔ فرمایا ۔ آدمی کو ابتلا اس کے دین کے مطابق آتا ہے اگر اس کا دین و ایمان مضبوط ہے تو آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اگر اس کے ایمان کا وہ مرتبہ نہیں ۔ تو آزمائش بھی اندر سے نرم ہوتی ہے اور یہ آزمائش اس کی ہوتی رہتی ہے ۔ یہاں تک کہ اس کی ساری خطائیں دھل جاتی ہیں ۔ (ترمذی ابواب الزہد باب الاجر فی البلاء)

پس مقربین بارگاہ خداوندی پر مصائب و تکالیف ان کے درجات کی بلندی اور ان کے قرب کا مرتبہ بڑھانے کے لئے آتے ہیں ۔ آلام و تکالیف کے نزول کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ امت یا ان کے متبعین گناہ پر دلیر ہو جائیں کہ وہ اب نجات یافتہ ہیں ۔ بلکہ اس لئے آتے ہیں کہ امت بھی ان کے نقش قدم پر چل کر خدا کی راہ میں مصائب جھیلنے کے لئے تیار ہو جائے ۔

صاحبزادہ عبد اللطیف شہید رضی اللہ عنہ کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کی شہادت تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے ۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ پرواہ نہیں کی ۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا ۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا ۔ صاحبزادہ عبد اللطیف کہنے کو مارا گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا ۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۵۵)

انبیاء اور صلحاء کے ابتلا اور مصائب امت کے لئے نشان راہ ہوتے ہیں کہ وہ سوچے اگر مجھ پر ایسے حالات آئے ہیں کہ دنیا میری آنکھوں میں تاریک ہو رہی ہے زمین باوجود اپنی وسعت کے مجھ پر تنگ ہو رہی ہے تو میرے آقا اور مقتدا پر بھی تو ایسے حالات آئے تھے چنانچہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب عبد اللہ بن رواحہ اور جعفر طیار نے جنگ موتہ میں اسلامی جھنڈے کو بچاتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر دی تو وہ یہ آیت پڑھتے رہے :۔

"وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَا اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝"

(آل عمران : ۱۴۷)

کہ کتنے ہی نبی گذرے ہیں کہ ان کے ساتھ ہو کر ان کے تربیت یافتہ متبعین راہ خدا میں لڑے اور خدا کی راہ میں انہیں جو تکلیف پہنچی تو اس پر انہوں نے نہ کوئی کمزوری دکھائی نہ دشمنوں کے سامنے انہوں نے کسی قسم کے عجز کا اظہار کیا اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے جب احد کے دن اسلامی جھنڈے کو تھامے ہوئے دونوں ہاتھ کٹوائے اور سینہ کے ساتھ جھنڈے کو تھام لیا تو یہ آیت پڑھتے جام شہادت نوش کیا ۔

"وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝"

(آل عمران : ۱۴۵)

نہیں محمد مگر ایک رسول اور آپ سے پہلے سب رسول گزر چکے ہیں ۔ کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جاویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اے لوگو! کیا تم اپنے پاؤں پر پھر جاؤ گے اور جو اپنے پاؤں پھرے گا وہ خدا کو تو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

اس بارہ میں اسلامی تصور کی ہمیں ایک جھلک احد کے میدان میں نظر آتی ہے کہ جب سعدؓ بن ربیع انصاری نے تیروں، نیزوں اور تلواروں سے جسم چھلنی کروایا تو موت و حیات کی آخری کشمکش میں یہ پیغام دیا:۔

"میرے آقا! نبیوں کے متبعین
کی قربانی کی وجہ سے ان کو جو
ثواب ملتا ہے اللہ تعالیٰ آپ
کی آنکھوں اس بارہ میں سب
نبیوں سے زیادہ ٹھنڈا کرے"

(ابن ہشام)

تو یہاں یہی تصور ہے کہ متبعین کو قربانی کی جو توفیق ملی یہ انبیاء کے عملی نمونہ کی مرہون منت تھی۔ وہ یہ جوت نہ جگاتے تو متبعین کس طرح یہ دیئے روشن کرتے۔

یہ ہے انبیاء کے آلام و مصائب اور قربانی کا تصور لیکن مذہبی دنیا میں ایک نبی کے نام لیواؤں نے یہ فلسفہ پیش کیا کہ خدا کے بیٹے نے صلیب پر جان دے دی اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ ہمارے گناہوں کا مؤاخذہ ہم سے نہیں ہوگا۔ یہ حساب خدا کے بیٹے نے چکا دیا۔ یہ تصور منطقی اور شرعی دونوں جہت سے درست نہیں۔ اس لئے کہ مذہب کسی کو عمل صالح میں سستی سے بالا نہیں سمجھتا بلکہ وہ تو ہر کہ ومہ کو نیکی میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی تلقین کرتا ہے۔ دنیا کا سب سے راست باز اور مقرب ترین انسان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لخت جگر اور نور نظر بیٹی حضرت فاطمہؓ کو فرماتے ہیں:۔

"یا فاطمۃ بنت محمد
انقذی نفسک من
النار فانی لا املک
لک من اللہ شیئا
غیر ان لکم رحما
سابلھا ببلالھا"

(الادب المفرد باب وجوب صلۃ الرحم)

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچا۔ خدا کے مقابل مجھے تمہارے بارے میں کوئی اختیار نہیں۔ ہاں میری تمہارے ساتھ رشتہ داری ضرور ہے۔ میں اس کی رعایت ضرور کرتا ہوں۔

اسلام میں اس تصور کی گنجائش نہیں کہ نبیوں نے قربانی دی۔ انہوں نے ابتلا اور مصائب کو برداشت کیا اب ہمیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے سعی اور عمل صالح کی ضرورت نہیں۔ ہمارے گناہوں کا کفارہ انہوں نے ادا کر دیا۔ لہٰذا ہمیں کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"ام حسبتم ان
تدخلوا الجنۃ و
لما یأتکم مثل
الذین خلوا من
قبلکم مستھم
البأساء والضراء و
زلزلوا حتی یقول
الرسول والذین
معہ متی نصر اللہ
الا ان نصر اللہ
قریب۔"

(البقرۃ: ۲۱۵)

مسلمانو! کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت یعنی ابدی نعمت خدا کی رضا کو حاصل کر لو گے اور ابھی تم پر پہلے لوگوں کے سے حالات وارد نہیں ہوئے۔ انہیں تنگی اور تکلیف پہنچی وہ ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ رسول اور آپ کے ساتھی خدا سے ملتجی ہوئے کہ تیری مدد کب آئے گی۔ سنو! اللہ کی مدد بہت قریب ہے

پھر تاریخ شاہد ہے کہ اس آیت کے مخاطبین بکروں کی طرح ذبح کئے گئے دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹائے گئے کوڑوں سے پیٹے گئے، نیزوں کی انیوں پر انہیں اچھالا گیا لیکن وہ پاک طینت صدق و وفا میں آگے ہی آگے بڑھتے گئے اور تاریخ عالم میں انہوں نے وفا اور استقامت کے نقوش چھوڑے

"خوش رسمے بنا کردند بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے جب آپؑ کے وصال کی خبر دی تو آپؑ نے جماعت کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(الوصیۃ ص ۹/۱۰)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں شیخ سعدی کا یہ شعر لکھ کر درج کیا ہے:۔

ز سعدی شنو گر زمن نشنوی
کہ ؎

"عروسی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت"

کہ اگر تیرا خاتمہ بالخیر ہو جائے تو تیرا ماتم نقارہ شادی ہوگا۔

اے بار الٰہا! تیری رحمت کا دامن تھام کر التجا ہے کہ ہر آزمائش کے وقت صدق و وفا میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرما اور خاتمہ بالخیر فرما!

آمین یا رب العالمین!

○

وظیفہ انعامی برائے اطفال الاحمدیہ

اطفال میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کی طرف سے اطفال کے مقابلے کے امتحان کا انتظام کیا جاتا ہے اس مقابلہ میں اول اور دوم آنے والے اطفال کو مجلس کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا ہے امسال بھی انشاء اللہ اطفال کے مرکزی اجتماع کے موقع پر اطفال کے مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ مجالس اپنے اپنے ہاں اطفال کو تحریک کریں کہ وہ اس مقابلہ کے امتحان کی تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شریک ہوں۔

امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے:۔

(۱) ترجمہ نماز
(۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی
(۳) اسلام کے بنیادی عقائد
(۴) تاریخ اسلام (مکی زندگی) اور تاریخ احمدیت کے بارے میں موٹی موٹی باتیں۔
(۵) احمدی اور غیر احمدی کے بارے میں فرق۔
(۶) پاکستان کے بارے میں موٹے موٹے جغرافیائی، تاریخی، سوشل حالات اور معلومات عامہ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام اجتماع میں شرکت کیلئے ۱۹ اکتوبر کی شام تک ضرور ربوہ پہنچ جاویں! (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اگست ۱۹۷۸ء

(۵)

۲۷۶۔ مکرم چوہدری محمد رشید صاحب انجنیئر حیدر آباد	۴۰-۰۰
۲۷۷۔ " نعمت اللہ خان صاحب جتوئی "	۸۰-۰۰
۲۷۸۔ مکرمہ انیسہ ماجد صاحبہ "	۵۰-۰۰
۲۷۹۔ " ثریا رشید صاحبہ "	۲۰-۰۰
۲۸۰۔ مکرم سعید احمد خان صاحب وکیل "	۱۵-۰۰
۲۸۱۔ " چوہدری نعمت اللہ خان صاحب "	۵۰-۰۰
۲۸۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ سید محمد احمد صاحب مرحوم "	۱۰۰-۰۰
۲۸۳۔ " ثریا محمود صاحبہ "	۱۰-۰۰
۲۸۴۔ مکرم غلام محمد صاحب پہریدار ربوہ	۱۳-۰۰
۲۸۵۔ " چوہدری مسرت احمد صاحب چک نمبر 52/P رحیم یار خان	۱۰-۰۰
۲۸۶۔ " " فضل احمد صاحب باجوہ "	۲۱-۵۰
۲۸۷۔ " ٹھیکیدار عبد القیوم صاحب کالا گجراں	۱۰۰-۰۰
۲۸۸۔ " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ترگڑی	۲۱-۰۰
۲۸۹۔ " چوہدری عبد الباری صاحب رحیم یار خان	۱۰-۰۰
۲۹۰۔ " قریشی محمد جمیل صاحب سکھیکی منڈی	۱۰-۰۰
۲۹۱۔ " منصور احمد صاحب مظفر گڑھ	۲۰-۰۰
۲۹۲۔ مکرمہ ساجدہ تسنیم صاحبہ لاہور	۲۵-۰۰
۲۹۳۔ " بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید لاہور کینٹ	۵۰-۰۰
۲۹۴۔ " حمیدہ بیگم صاحبہ دار الصدر ربوہ	۱۰-۰۰
۲۹۵۔ " عائشہ صدیقہ گورایہ نائیجیریا از ڈاکٹر عبد الغفور صاحب	۱۰۰-۰۰
۲۹۶۔ " سرور سلطانہ صاحبہ اوکاڑہ چھاؤنی	۱۰-۰۰
۲۹۷۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب باجوہ جماعت ظفر وال	۱۵-۰۰
۲۹۸۔ " سیکرٹری مال صاحب دار البرکات شرقی ربوہ	۱۵-۰۰
۲۹۹۔ " عبد الرشید صاحب دار الرحمت وسطی "	۳۰-۰۰
۳۰۰۔ مکرمہ سعیدہ صاحبہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ "	۵۰-۰۰
۳۰۱۔ " سردار بیگم صاحبہ " "	۱۰-۰۰
۳۰۲۔ مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ملتان	۴۶۴-۰۰
۳۰۳۔ " چوہدری صالح محمد صاحب گوجرانوالہ	۲۵-۰۰
۳۰۴۔ " میاں شریف احمد صاحب بانی کراچی از شیخ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم	۱۰۰۰-۰۰
۳۰۵۔ مکرمہ والدہ صاحبہ شیخ محمد لطیف صاحب پشاور	۱۵-۰۰
۳۰۶۔ مکرم مرزا محمود احمد صاحب "	۱۰-۰۰
۳۰۷۔ " پروفیسر ناصر احمد صاحب ایم اے "	۱۰-۰۰
۳۰۸۔ مکرمہ آصفہ کریم صاحبہ "	۱۵-۰۰
۳۰۹۔ مکرم محمود احمد صاحب مرحوم "	۲۰-۰۰
۳۱۰۔ مکرمہ بیگم رانا چوہدری مبارک احمد صاحب "	۱۰-۰۰
۳۱۱۔ " بیگم چوہدری لطیف احمد صاحب بھٹی "	۱۲-۰۰
۳۱۲۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب S.E "	۱۰-۰۰
۳۱۳۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب "	۵۰-۰۰
۳۱۴۔ مکرم عبد القدوس خان صاحب "	۱۰-۰۰
۳۱۵۔ " ظفر اللہ صاحب مبشر "	۲۰-۰۰
۳۱۶۔ مکرمہ بیگم صاحبہ عبد اللہ خان صاحب ٹھیکیدار "	۲۰-۰۰
۳۱۷۔ مکرم چوہدری علی احمد صاحب پنشنر پٹواری مرے خورد ضلع گجرات	۵۰-۰۰
۳۱۸۔ مکرمہ عزیز بی بی صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ	۲۰-۰۰
۳۱۹۔ " امۃ الحی بشریٰ صاحبہ "	۲۰-۰۰
۳۲۰۔ مکرم ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان "	۱۰-۰۰

(باقی)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

۱۔ نصرت انڈسٹریل سکول میں نیٹنگ مشینیں موجود ہیں اس لئے سب بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر کسی نے سویٹر بنوانا ہو تو نصرت انڈسٹریل سکول میں تشریف لائیں۔

۲۔ اس کے علاوہ پائنچہ والی بھی مشین موجود ہے اسلئے بہنیں شلواریں بھی بنوا سکتی ہیں۔

۳۔ ہر کام کے لئے داخلہ کھلا ہے جو کام سیکھنا چاہیں سیکھ سکتی ہیں۔ مثلاً نیٹنگ، مشین ایمبرائڈری، ہینڈ ایمبرائڈری۔ کٹائی۔ سلائی، نیٹنگ وغیرہ۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ مکان نمبر ۲ بخشی سٹریٹ نمبر ۶۴ راجگڑھ روڈ شام نگر لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مولوی محمد سعید صاحب عابد وفات پاچکے ہیں۔ قطعات ۲۷ و ۲۸/۲۱ واقع محلہ دار الرحمت شرقی میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جن کے نام قطعات مذکور بالا منتقل کئے جانے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) محمد لطیف صاحب انور (۲) محمد حنیف صاحب (۳) محمد نصیر صاحب (۴) محمد منیر صاحب (۵) محمد عارف صاحب پسران مرحوم (۶) بشریٰ سعید صاحبہ (۷) مبشرہ سعید صاحبہ (۸) رقیہ سعید صاحبہ دختران مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعات ۲۷ و ۲۸/۲۱ واقع محلہ دار الرحمت ربوہ وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں تاکہ پلاٹ ۲۷/۲۱ فروخت کرکے مرحوم کا حصہ جائیداد ادا کرسکیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی پھوپھی صاحبہ بیمار رہنے کی وجہ سے کمزور ہیں اور میں نے امتحان دینا ہے۔
(نعیم احمد کھوکھر نشتر روڈ شیخوپورہ)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ اور بھانجا عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔
(منیر احمد طاہر۔ نوید کلاتھ سٹور۔ راولپنڈی)

۳۔ خاکسار کا خالہ زاد بھائی مبشر احمد آف فیصل آباد حال راہوالی جس کی بوجہ حادثہ دونوں ٹانگیں کٹ گئی تھیں تا حال ہسپتال میں داخل ہے۔ ایک ٹانگ کا اپریشن دوبارہ ہونا ہے۔ کمزوری بہت ہے (محمد انوار الحق ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ مغلپورہ لاہور)

۴۔ سراج الدین صاحب اور ان کے گھر والے ان دنوں ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔
(ابو المبارک صدر جماعت احمدیہ پسرور)

۵۔ میری والدہ صفیہ بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (طارق عبد اللہ زعیم خدام الاحمدیہ دار الفضل ربوہ)

۶۔ میری والدہ صاحبہ اور والد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں (ندیم احمد خان ۱۱۱ نیو سمن آباد لاہور)

۷۔ حمید احمد صاحب آف کرونڈی کی اہلیہ بعارضہ خرابی خون بیمار ہیں۔ اسی طرح نصیر احمد صاحب شاد کے لڑکے کا گر کر بازو ٹوٹ گیا ہے (عبد الشکور باجوہ مربی سلسلہ کرونڈی)

۸۔ میرے لڑکے لئیق احمد کا کان کا اپریشن سروسز ہسپتال میں ہو رہا ہے۔
(نصیر احمد باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھیوہ باجوہ)

۹۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔
(محمد اکرام اطہر۔ مغلپورہ لاہور)

۱۰۔ میرے بھائی عبد الرحمٰن صاحب گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔
(میاں خیر محمد احمدی۔ ڈیرہ غازیخان)

۱۱۔ میرا بیٹا عزیزم منور احمد مرزا (بی۔ اے) یو۔ بی۔ ایل بنک میں آفیسر کے عہدے پر فائز ہوگیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ ترقی مبارک کرے (بیگم مرزا مبارک احمد حیدرآباد)

احباب جماعت سب کے لئے دعا فرمائیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل درویش قادیان وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان نے بذریعہ ٹیلی گرام اطلاع دی ہے کہ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مورخہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۷۸ء کو وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے درویشان کی کثیر تعداد کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور اُسی دن بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل مرحوم ابن محترم میاں مہر دین صاحب مرحوم دسمبر ۱۹۰۶ء میں اپنے آبائی مسکن قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۲۳ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد مولوی اور مولوی عالم کا درجہ بدرجہ امتحان پاس کرتے ہوئے ۱۹۲۹ء میں مولوی فاضل پاس کیا اور اسی سال سے خدمتِ سلسلہ کا آغاز کیا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جاری کردہ تعلیمی ادارہ جات تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ احمدیہ اور جامعہ نصرت میں سالہا سال تک بطور معلم کام کیا۔ آپ نہایت محنتی اور دقیق مطالعہ کرنے والے استاد تھے۔ آپ کا ہمیشہ یہ معمول رہا بلکہ اِس امر کے سخت پابند تھے کہ استاد کو مطالعہ کرنے کے بعد پڑھانا چاہیئے۔ مدرسہ میں جو مضامین ان کے سپرد ہوتے ان کا باقاعدہ گہرا مطالعہ کرنے کے بعد جا کر پڑھاتے آپ ایسے طریق سے پڑھاتے تھے کہ کلاس میں ہی سبق طلباء کے ذہن نشین ہو جاتا تھا۔

تقسیم ملک کے وقت سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں تعلیم دین جاری رکھنے کے لئے جن علماء کرام کے قادیان رکھے جانے کا ارشاد فرمایا تھا ان میں آپکا نام بھی بوجہ آپ کے علمی کمال کے شامل تھا چنانچہ ۱۹۵۶ء میں آپ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ کو قرآن مجید، احادیث، احمدیہ لٹریچر خصوصاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر کامل عبور حاصل تھا۔ درس و تدریس کے علاوہ اخبار بدر کے لئے ٹھوس علمی و تحقیقی مضامین بھی لکھتے رہتے تھے جو آپ کے وسعتِ علم، مدلل تحریر اور عمدہ استدلال کی نشاندہی کرتے ہیں۔ آپ نے ایسے مضامین کا گرانقدر اور کثیر ذخیرہ چھوڑا ہے۔

موجودہ نوجوان احمدی علماء اور اساتذہ کی ایک خاصی تعداد کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ علاوہ ازیں درویشان کی علمی ترقی کے لئے آپ مسجد مبارک میں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ اِسی طرح مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جاری کردہ عالمہ کلاس میں پوری محنت اور دلجمعی سے پڑھاتے رہے اور ہمیشہ اِس امر کے خواہشمند رہے کہ ہر فردِ جماعت قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے اور ان سے علمی استفادہ کرتا رہے اور اِس سلسلہ میں حد درجہ کوشاں رہے۔ آپ عالم باعمل مخلص خادمِ دین اور خدا ترس نافع درویش تھے۔ ساری زندگی خدمتِ دین میں صرف کر کے اپنے عہد کو پورا کر دکھایا۔ ان کی وفات سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت ایک بلند پایہ عالمِ دین سے محروم ہو گئیں۔

تقسیم ملک کے بعد کئی سال تک قاضی اور ناظم دار القضاء کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے اور ایک لمبا عرصہ امین صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی رہے۔ ۱۹۶۶ء میں ساٹھ سال عمر پوری ہونے پر حسب قواعد ہیڈ ماسٹر کی پوسٹ سے ریٹائر ہو کر پنشن یاب ہوئے۔ دوسرے ہی دن آپ کو نائب ناظر تصنیف کے عہدہ پر سرفراز کیا گیا۔ اِس منصب پر قریباً نو سال تک خدمت کرنے کی سعادت ملی۔ صحت کی خرابی کے باعث ۱۹۷۶ء میں اِس اہم ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے۔ اِس عرصہ میں آپ بوجہ عالمِ دین ہونے کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی رہے ہیں اور یہ مدت قریباً اٹھارہ سال بن جاتی ہے۔

آپ کی پہلی بیوی سے ایک لڑکا مظفر احمد ہے جو لاہور میں ملازم، شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہے۔ زمانہ درویشی میں دوسری شادی مونگھیر (بہار) میں محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ سے ۱۹۵۲ء میں کی تھی جس سے دو بچیاں ہیں۔ بڑی لڑکی بشریٰ طیبہ صاحبہ جو نصرت گرلز سکول قادیان میں کلرک ہیں کی شادی مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری معلم مدرسہ احمدیہ قادیان سے ہو چکی ہے جو صاحبِ اولاد ہیں۔ دوسری بچی ابھی زیرِ تعلیم ہے۔

محترم مولوی صاحب مرحوم نے اپنے چچا زاد بھائی مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب دار البرکات ربوہ سے ملنے کا کئی مرتبہ اپنے خطوط میں اظہار کیا تھا چنانچہ ٹھیکیدار صاحب نے کوشش کر کے اپنا پاسپورٹ بنوایا اور ویزا حاصل کر کے قادیان گئے۔ اِس طرح آپ کو اکتیس سال بعد اپنے بھائی کو ملنے کا موقع میسر آ گیا۔ دس پندرہ دن ٹھہر کر واپس آ گئے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ ان کے بھائی سے آخری ملاقات ہے۔

محترم مولوی صاحب ایک عرصہ سے ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کے مریض چلے آرہے تھے۔ آخری دنوں میں ستمبر میں کاربنکل پھوڑا نکل آیا گو اس کا اپریشن تو کامیاب ہو گیا تھا اور زخم بھی مندمل ہونا شروع ہو گیا تھا مگر دن بدن ضعف بڑھتا جا رہا تھا۔ مقامی معالج کے مشورہ کے تحت اور امرتسر کے ماہر ڈاکٹر سے طے کرنے کے بعد ۲۷؍ستمبر ۱۹۷۸ء کو ۸ بجے صبح بذریعہ کار امرتسر لے جانے کا پروگرام تھا مگر وقتِ مقدر آپہنچا تھا مولوی صاحب سوا تین بجے صبح اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ بوقت وفات عمر ۷۲ سال تھی۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچی کا خود کفیل ہو۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۲۲؍ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے خاکسار کے لڑکے عزیزم شیخ عبد الکریم کے نکاح کا اعلان عزیزہ امۃ المتین بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ناصر کنفکشنر محلہ کریم نگر فیصل آباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(عبد اللطیف شیخ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ فیصل آباد
(مراد مارکیٹ ریل بازار) فیصل آباد شہر)

۲۔ بتاریخ ۸؍اکتوبر ۱۹۷۸ء خاکسار کے بیٹے عزیزم غلام رشید احمد صاحب کا نکاح محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سکھر نے ہمراہ عزیزہ ناصرہ خانم بنت محترم عبد الاحد خان صاحب بھاگلپوری حال روہڑی سندھ بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اُسی روز شام کو رخصتی عمل میں آئی۔ بزرگانِ سلسلہ سے اِس رشتہ کے مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری عمر الدین صدر جماعتِ احمدیہ ہیرا سنگھ ضلع ساہیوال)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" و ماہنامہ "خالد" ماہِ اکتوبر ۱۹۷۸ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۷۸ء کو اور ماہنامہ خالد ربوہ مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۷۸ء کو سپردِ ڈاک کئے گئے ہیں۔ جن خریداران کو اِس ماہ کے آخر تک رسالہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

"شفاء اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دیتا ہے"
دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ھو الشافی
۱۶ سولہ اپریشن کیسیز
16 OPERATION CASES
مثلاً اپینڈے سائیٹس، کیریز، موتیا بند، ناسُور، کالا موتیا، گلہڑ، بواسیری مسے، ناک کے غدود، زیرِ جلد گلٹیاں، کان بہنا، بواسیر، پائیوریا، عورتوں کا بانجھ پن، گوہانجنی، ٹانسلز، جسم پر موہکے۔
بغیر اپریشن بذریعہ کیورز CURES ختم
کیوں اور کیسے؟ جواب کے لئے
"کیوریٹو سسٹم" کا لٹریچر صرف ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶ و ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴